"الکواکب الدراری" میں امام کرمانی کے منہج واسلوب کا جائزہ

A Critical Analysis of the Methodology of Imām Krmāni in "āl-Kwākb āl-drāry"

Tanvir Abbass
PhD Scholar, Department of Arabic & Islamic Studies, GCUL:
tanvirabbas88@gmail.com

Dr. Imtiaz Ahmad
Assistant Professor, Department of Arabic & Islamic Studies, GCUL:
dr.imtiazahmad@gcu.edu.pk

Abstract

The Book "āl-Kwākb āl-drāry" of Imām šhāms āl-dyn Muḥammd bin Ywsuf krmāni has a high rank among the book of "Hadith". It's one of the most authorized books of Shafi School of Jurisprudence". Its method is scientific and its way of arguments is rational. It presents the corpus of Shafi school in its proved and preferred form and forges an organic link with the other school of thought. The basic reason for its popularity in its comprehensiveness. This article aims to throw light on the introduction of the look in a concise and precise manner as well as the scholarly contribution of the author has been discussed in detail. For this purpose relavent data is gathered from books, articles and online sources. After understanding this book one becomes able to have a grip on the way its argumentation of jurists.

Keywords: Imām Krmāni, āl-Kwākb āl-drāry, Methodology in Sharah Kirmani, Hadith, Islamic Jurisprudence

امام شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی 8 ہجری کے عظیم محدث اور بے بدل مدرس تھے۔ محدثین اور آئمہ کے طبقات میں ان کا یکسر شمار کیا جاتا ہے۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو عقیدہ، حدیث، تفسیر، فقہ، جغرافیہ، علم کلام، اسماء الرجال، لغت میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصر اور متاخرین ان کو شمس الدین امام المحدثین، حافظ اور مجتہد قرار دیتے ہیں۔ زیرِ نظر مقالے میں انکی علمی زندگی اور ان کی شہرہ آفاق کتاب الکواکب الدراری شرح صحیح بخاری میں ان کے منہج و اسلوب پر تحقیقی انداز سے تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

مؤلف کے مختصر احوال و آثار:

آپ کا نام محمد بن یوسف بن علی بن سعد شمس الدین الکرمانی ثم البغدادی ہے آپ ایران کے شہر کرمان کے رہنے والے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو کرمانی کہا جاتا ہے بغداد میں کئی سال تک پڑھا اور وہیں تیس سال تک درس و تدریس سے منسلک رہے جس کی وجہ سے آپ کو بغدادی بھی کہا جاتا ہے علوم و معارف پر دسترس اور بے پایاں علمی خدمات کی بدولت آپ کو شمس الدین کا لقب دیا گیا ان کی ولادت 16 جمادی الآخر 717ھ، 1317ء میں ہوئی۔[1]

تحصیلِ علم:

آپ نے تعلیم کی ابتداء اپنے باپ شیخ بہاؤالدین سے کی اور بعد ازاں شہر کے جید علماء کی ایک جماعت سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ اس کے بعد شیراز چلے گئے جہاں 12 سال تک قاضی عضد الدین کے پاس تحصیلِ علم میں مشغول رہے پھر مصر کی طرف رخت سفر باندھا جہاں شیخ ناصر الدین ابو عبداللہ الفارقی شیخ الحدیث جامعہ ازھر سے بخاری کی سماعت کی اس کے علاوہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے متعدد ممالک کے سفر کئے جن میں شام، عراق بھی شامل ہیں۔[2]

اساتذہ:

ان کے اساتذہ متعدد ہیں لیکن ان میں سے چند ایک کا آپ خود نام لے کر ذکر کرتے ہیں جس کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے۔

- شیخ بہاؤالدین
- قاضی عضد الدین
- شیخ ناصر الدین ابو عبداللہ الفارقی الازھری
- ابو الحسن علی بن یوسف زرندی انصاری

---

[1] ابن حجر عسقلانی، الدررالکامنه، دار اکتب العلمیه، بیروت، 4/189

Asqalāīni, IbnHajar, Al-duraral kāminah, Bayrūt: Dār-al kutub al ìlmiyah 4:189

[2] ابن العماد حنبلی، شذرات الذهب، المکتبة البخاری، بیرو ت، ص6/394

Hanblī, Ibn-al- Ammad, Shudhrāt al dhahab, Maktabah-al Bukhārì, Bayrūt 6:394

❖ جمال الدین عبد المصطفی الانصاری المکی

ان کے علاوہ کرمان اور شام و عراق کے اساتذہ کا ذکر نہیں کیا۔[3]

تلامذہ:

آپ کے جن تلامذہ کا ذکر ملتا ہے ان کے اسماء یہ ہیں:

1 عبد الرحیم بن عبد الکریم نصر اللہ الصدیقی الجرھی ابی السعادات شرف الدین

2۔ یحیی بن محمد بن یوسف السعیدی الکرمانی تقی الدین

3۔ اسد بن محمد بن محمود الشیرازی البغدادی الدمشقی جلال الدین

4۔ عبد الرحیم بن محمد بن عبد الرحیم المصری ابی محمد عز الدین

5۔ عبد الحمید بن محمد بن یوسف الکرمانی حمید الدین۔[4]

تصنیفات:

آپ کو فن جرح و تعدیل و اسماء الرجال میں بھی نمایاں مقام حاصل تھا اس کے علاوہ اصول، علوم القرآن، علم کلام، معانی و بیان پر بھی کتب تالیف کیں۔ علمِ حدیث کے علاوہ علمِ تفسیر، علمِ فقہ، علمِ صرف و نحو، علمِ جغرافیہ، علم بیان و معانی، علمِ منطق پر بھی کتب تصنیف کیں ہیں۔ ان تمام علوم پر ان کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

1۔الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری

2۔ضمائر القرآن

3۔النقودوالردود فی الاصول

4۔ شرح المختصر ابنِ الحاجب (اس کا نام سبعۃ السیارۃ رکھا۔ کیونکہ اس میں سات شروحات کو جمع کیا ہے)۔

5۔انموذج الکشاف

6۔شرح المواقف

---

[3] کرمانی شمس الدین محمد بن یوسف شرح کرمانی دار الکتب العلمیہ بیروت 1/167

Kirmāni,Abū Yūsuf, Sharah Kirmānì,Bayrūt, Dār-al- Kutub al-ìlmiyah 1:167

[4] حاجی خلیفہ مصطفی بن عبد اللہ، کشف الظنون، مکتبہ المثنی بیروت 1/546

Hajì Khalifah, Mustafā bin Abdullah, Kashf-al-Zunūn,Maktabah Al Musnā Bayrūt 1:546

7۔ شرح الفوائد الغیاثه فی المعانی والبیان
8۔ شرح الجواهر
9۔ حاشیه علی تفسیر البیضاوی
10۔ رساله فی مسائلة الکحل[5]

شرح کرمانی کے بارے میں مختلف آراء:

امام کرمانی کی شرح الکوکب الدراری پر مختلف قسم کے اعتراضات بھی ہیں۔ مثلاً قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

"امام کرمانی نے اپنی شرح کے خطبے میں ابن بطال، حلبی اور مغلطائی کی شروحات پر عیب لگایا ہے"[6]

قاضی شبھہ نے لکھا ہے کہ

"اس میں بہت زیادہ اوھام و تکرار ہے اور اسماء روات بھی درست نہیں"[7]

ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ

"وهو شرح مفید علی اوهام فیه فی النقل لانه لم یا خذالا من الصحف و قدعاب فی خطبة شرحه علی شرح ابن بطال ثم علی شرح قطب الحلبی و شرح مغلطائی"[8]

غزالہ حامد نے کہا ہے کہ

"امام کورانی نے اپنی شرح الکوثر الجاری علی صحیح البخاری میں امام کرمانی پر رد پیش کیا ہے"[9]

وجہ حصر:

اس کتاب کی تالیف کی وجہ حصر امام کرمانی بیان کرتے ہیں:

---

[5] امام جلال الدین سیوطی، بغیة الوعات ،دار الفکر، بیروت لبنان2005، ص238
Suyūt ī, Jalāl-al-dīn, Bughiyyah-al- Wuàt,Bayrūt, Dar-al- Fikar Lebonan p:23

[6] شوکانی، محمد بن علی البدر، الطالع دار الفکر ،المعاصر، 1998، ص810
Shukānī, Muhammad bin Áli, Al- badar-al-talay Dār-al-fikar Almāasīr p:810

[7] الزرکلی، خیر الدین، الاعلام، دار العلم للملایین، بیروت، 1980، ص7/153
Zarkali,Khair-al-Dīn,Al-Alaam,Bayrūt, Dar-al-Kutub al-Ìlmiyah 7:153

[8] ابن حجر عسقلانی، الدررالکامنه، دار الکتب العلمیه، بیروت، ص3/179
ābn ḥğr ʿsqlāny āldrr āl-kāmn ٭dār āl-ktb ālʿlmyh byrwt, p. 3/179

[9] غزالہ حامد، شروح صحیح بخاری، ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، 1991، ص13
Ghadhala Hamid, Shurūh Sahīh Bukhāri,Idāra Saqāfat Al Islāmiyah Club Road Lahore p:13

"ہمارے زمانے میں بادشاہ وقت بیمار ہو گیا اس نے اپنے پاس برکت کے لیے بخاری پڑھنے کو کہا تو دورانِ قرات اسناد میں اسماء الرجال کے تلفظ میں قاری نے بہت سی اغلاط کیں۔ تب مجھے اس کتاب کو لکھنے کا خیال آیا[10]"

وجہ تسمیہ:

کتاب کی وجہ تسمیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

خانہ کعبہ میں طواف کے دوران اس کا نام" الکوکب الدراری"میرے دل میں القاء کیا گیا[11]"

وفات:

امام عینی نے ان کی وفات کے بارے میں بیان کیا ہے:

"ان کا وصال حج سے واپسی پر 786ھ میں محرم میں مکہ کے مقام "روض منها" پر ہوا، وہیں سے پھر انہیں بغداد لایا گیا جہاں شیخ اسحاق شیرازی کے قرب میں دفن کیا گیا جہاں آپ نے وصیت فرمائی تھی اور اپنی حیات ہی میں قبر تیار کروالی تھی اور اس کے اوپر ایک قبہ بھی تعمیر کروالیا تھا[12]"

قلمی مخطوطات:

اس کے قلمی مخطوطات دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

"برلن، گوتا، بودلیانا، گیرٹ، اسکاریال، الجزائر آیا صوفیا، پٹنہ، لیزبرگ، پیٹرزبرگ، داماد زادہ، سلیمانیہ، قلیج علی، مکتبہ جامع الزیتونیہ، موصل، حلب، پشاور، آصفیہ "[13]

نسخہ جات:

شرح کرمانی آج تک تین مختلف نسخہ جات کی شکل میں چھپ چکی ہے:

1۔دار الاحیاء التراث العربی بیروت 8 جلدوں میں 1937ء

---

[10] کرمانی 1/161

Krmāny: 161/1

[11] ایضاً، 1/162

Ibid, 162/1

[12] حافظ بدرالدین، محمود بن احمد عینی حنفی، عمدۃ القاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 20/417

Ainì,Badar-al-dīn, Úmdah-al-Qāri Bayrūt , Dār-al-Kutab al Ìlmiyah 20:417

[13] کارل بروکلمان، تاریخ الادب العربی، دار الکتب الاسلامی، 2005، ص 1/168

Bra, Kilman, Karl, Tārikh Al adab Al Árbi, Bayrūt, Dār-al- Kutub al Islamiyah 1:168

2-دار الکتب العلمیه بیروت: 12 جلدوں میں 2010ء

3-دار الکتب العلمیه بیروت: 25 جلدوں میں 1945ء[14]

شرح الکواکب الدراری کے منہج واسلوب کا مطالعہ:

علماء و محدثین کی صف میں امام کرمانی کا بہت بڑا مقام ہے امام کرمانی کو فقہ اور حدیث میں جو نمایاں مقام حاصل تھا وہ بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے امام موصوف کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی کتابوں میں سب سے زیادہ مشہور کتاب " الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری "المعروف شرح کرمانی ہے۔ شرح کرمانی کا موضوع علم حدیث پر بحث کرنا، شافعی نکتہ نظر کو بیان کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ امام بخاری کی بیان کردہ روایات کا حل اور ان کی تطبیق بیان کرنا ہے امام کرمانی کی شرح اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ بخاری پر ابتدائی مدلل و مفصل شرح ہے اور بعد والی شروح نے اس کو بطور مصدر استعمال کیا ہے اور یہی اس کا سب سے بڑا کمال ہے۔

شرح کا اسلوب:

امام کرمانی کو اللہ تعالی نے علم حدیث کا جو ملکہ اور استعداد عطا فرمائی تھی وہ بے مثال ہے اسماء الرجال کا علم، سند اور متن کی وضاحت کا ملکہ اور استعداد اپنی مثال آپ ہے علم حدیث، علم تفسیر، علم فقہ، معانی، بیان، جغرافیہ اور تاریخ کے باب میں امام و مقتدی تھے جن پر ان کی کتاب "الکواکب الدراری" شاہد عدل ہے۔ امام کرمانی اپنی شرح میں وہ منفرد طریقہ ترجیح اپناتے ہیں جس کے وہ خود موجد ہیں اور ان سے پہلے کسی کی وہاں تک رسائی نہ ہو سکی۔

شرح کرمانی کے امتیازی خصائص:

اس کتاب کے مقدمہ میں امام کرمانی بیان فرماتے ہیں:

"شرحت مفردات اللغة الغیرالواضحة و ذکرت توجیه الاعرابات النحویة الغیر اللائحة الخ[15]"

اس پوری عبارت میں وہ کئی باتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

---

[14] فواد سزگین، تاریخ التراث العربی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، سعودی عرب، 1983، 1/231

Sazgin, Foad,Tarìk al Turāth al Árbi Idarah, teh qiq -al- Isīamiyah Saudi Arab 1:231

[15] کرمانی، 1/160

Krmāny: 1/160

1۔ان کی کتاب صرف احادیث کی شرح پر مشتمل ہو گی۔

2۔اس میں حدیث مرفوع، موقوف، آثار صحابہ کا تذکرہ ہو گا۔

3۔فقہاء کے اختلافات اور ان کے مستدلات کا بھی تذکرہ ہو گا۔

4۔کتاب اللہ، سنت، اجماع، صحابہ و تابعین کے آثارِ متواترہ کے ذریعے ترجیح راجح کا اہتمام ہو گا۔

5۔ناسخ و منسوخ کا تعین کر کے احادیث کے ظاہری تضاد کو رفع کیا جائے گا۔

6۔اسماء الرجال کی بحث ہو گی جس میں راویوں کی ولادت، وفات مساکن و اسفار کا ذکر ہو گا۔

7۔صرفی و نحوی تعلیمات سامنے لائی جائیں گی۔

8۔اعراب کو بیان کیا جائے گا۔

9۔علوم القرآن کی ابحاث زینت قرطاس کی جائیں گی۔

10۔علمِ کلام بھی موضوع بحث بنے گا جس میں مختلف فرقوں کا رد سامنے آئیگا۔

11۔حدیث کو سامنے رکھ کر ترجمة الباب ثابت کیا جائیگا۔

12۔مشکل الفاظ کی تعجیم اور ان کے معانی بیان کئے جائیں گے۔

13۔جملوں کی ترکیب پیش نظر رکھی جائے گی۔

14۔علم معانی و بیان کو بھی بحث میں شامل کیا جائے گا۔

بعض اوقات روایات کو سمجھنے کے لئے اس میں موجود مشکل الفاظ کی تعجیم و املاء اور ان کے معانی کی معرفت لازم ہوتی ہے ایسے ہی روایت بالمعنی اور اختصار کے سبب بھی روایات کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے جب تک اس روایت سے متعلق علم حدیث کے تمام فنون سے آگاہی نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہو گا۔

کرمانی کا منہج وطرز اسلوب:

امام کرمانی شرح کرتے وقت یہ انداز اختیار کرتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم "باب كيف كان بدءالوحى"

یہ باب وحی کی ابتداء کیسے ہوئی کے متعلق ہے۔

لفظ باب کے اعراب کو بیان کیا ہے کہ نحوی اعتبار سے اس کو تین طرح پڑھنا جائز ہے بَابُ، بَابٌ، بَاب ترجمۃ الباب کی نحوی ترکیب کو ذکر کرتے ہیں اس کی مختصر عبارت کچھ اس طرح سے ہے۔

"قوله و قول الله هو مجرور عطفا على محل الجملة التى هى كيف كان بدءالوحى اوهو مرفوع عطفا على لفظ البدء و اجازالقاضى الرفع على الابتداء[16]"

ترجمۃ الباب میں امام کرمانی کی بیان کردہ آیت کی تفسیر میں دو آئمہ ابن بطال اور قاضی عیاض کے اقوال ذکر کئے ہیں ان دو آئمہ کے اقوال ذکر کرنے کے بعد اقول کہہ کر اپنا مؤقف پیش کیا ہے کہ میرے نزدیک اس آیت کے لانے کی وجہ یہ ہے اور ساتھ ہی اس بات کو بھی ذکر کر دیا ہے کہ امام بخاری ترجمۃ الباب میں آیت کو کیوں لائے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ذكر البخارى الآية الكريمة لان عادته ان يستدل للترجمة بما وقع له من قرآن اوسنةمسندة وغيرها واراد ان الوحى سنة الله تعالىٰ فى انبيائه"[17]

لفظ وحی کی وضاحت کرتے ہوئے پہلے اس کا وزن بیان کیا اس کے بعد اس کی صرفی و نحوی تحقیق لائے اور ساتھ ہی وحی کی تعریف کر کے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی کی وضاحت کر دی ہے۔[18]

اپنی بات کو مزید پکا کرنے کے لیے امام اصفہانی کا قول پیش کیا ہے جس کی عبارت کچھ اس طرح سے ہے۔

"و قال الامام ابو عبدالله التيمى الاصفهانى الوحى اصله التفهيم و كل ما فهم به شئ من الاشارة والالهام والكتب فهو وحى"[19]

صرف یہی ہی نہیں مزید وضاحت کے لیے عربی ادب سے بھی وضاحت کرتے ہوئے ابی داؤد ایادی کا شعر بھی ذکر کیا ہے۔

"يرمون بالخطب الطوال و تارة۔ وحى الملاحظ خيفة الرقباء"[20]

---

[16] ایضاً، 1/172

Ibid, 172/1

[17] ایضاً، 1/172

Ibid, 172/1

[18] ایضاً، 1/172

Ibid, 172/1

[19] ایضاً، 1/172

Ibid, 172/1

[20] ایضاً، 1/172

Ibid, 172/1

اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ذکر کیا ہے کہ امام بخاری نے صحیح بخاری کو اس کتاب سے ہی شروع کیوں کیا ایسے ہی اگر ترجمۃ الباب کی حکمت پر کوئی اعتراض ہوتا ہے تو اس کو بھی رفع کرتے ہیں ساری بحث کرنے کے بعد آخر میں اقول کہہ کر نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔

حدیث کی شرح کا اسلوب:

حدیث کی شرح کرتے وقت اس سے بھی زیادہ وضاحت کو مد نظر رکھتے ہیں مثلاً اگر صحیح بخاری کی پہلی حدیث کی شرح کا اسلوب سامنے رکھیں تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ امام کرمانی سب سے پہلے سند کی تشریح کرتے ہیں اور اس میں مذکور ہر راوی کی ولادت، وفات مسکن، مرویات تک کو بیان کرتے ہیں اور اس میں راوی کے نام و نسب کا بھی ذکر شامل ہوتا ہے۔ ہر راوی کے نام کے صحیح تلفظ کا بھی اہتمام کرتے ہیں اور باقاعدہ ان کے اعراب بیان کرتے ہیں تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ اِن راویوں کے بارے میں مختلف اقوال بھی لاتے ہیں اور ان سے متعلق رونما ہونے والے واقعات کا بھی تذکرہ کرتے ہیں مثلاً اس حدیث میں درج ذیل راوی سند میں مذکور ہیں۔

"حمیدی، عبداللہ بن زبیر، سفیان، یحیی بن سعید، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ"

ان سب کے مختصر مگر جامع احوال کو شرح کی زینت بنایا ہے سند میں تو صرف ان کا نام ذکر کیا گیا ہے لیکن امام کرمانی نے ان کا مکمل نام ذکر کیا ہے۔ جیسے

1. حمیدی، ھو ابو بکر الحمیدی عبید اللہ بن زبیر بن عیسی بن عبید اللہ بن زبیر بن عبید اللہ بن حمید قرشی اسدی سفیان،
2. ھو ابو محمد بن عینیہ بن ابی عمران ھلائی کوفی۔
3. یحیی، ھو ابو سعید بن سعید بن قیس بن عمرو بن سھل بن ثعلبہ انصاری
4. محمد، فھو ابو عبد اللہ بن ابراہیم بن حارث بن محمد بن خالد بن ضحر بن عامر بن کعب بن سعید بن تمیم بن مرہ مدنی قرشی تیمی
5. عمر، فھو امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن خطاب بن فضیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدوی[21]

---

[21] ایضاً، 1/176

متن کی تشریح:

متن کی تشریح کا یہ اسلوب اپناتے ہیں کہ ایک لفظ لیکر اس کے اعراب کو بیان کرتے ہیں پھر اس کا معنی و ترکیب واضح کرتے ہیں اس کے بعد اس کے بارے میں قوی اور ضعیف قول نقل کرتے ہیں اس سے متعلق اگر قرآنِ پاک میں کوئی واضح لفظ یا مکمل آیت موجود ہے تو اسکو شرح میں جگہ دیتے ہیں۔ اسی طرح حدیث بھی اس کی وضاحت کے لئے پیش کرتے ہیں اس کے متعلق کلامی و فقہی مباحث بھی شرح کا حصہ رہتی ہیں۔

ایسے ہی بات کو مزید مضبوط بنانے کے لئے آئمہ وفقہاء کے اقوال کو بھی زینت قرطاس کرتے ہیں متن کے کسی بھی حصے پر ہونے والے ممکنہ اعتراض کا جواب بھی دیتے ہیں۔ مثلاً اس حدیث کی تشریح میں سورہ بقرہ کی آیت 286 لائے ہیں ایسے ہی مسلم کی حدیث نمبر 2563 لائے ہیں اور ساتھ ساتھ امام نووی، امام طیبی، امام بیہقی، امام تیمی کے اقوال کو ذکر کیا ہے اور پھر فان قلت کہہ کر پہلے خود سوال بنایا ہے اور قلت کہہ کر اسکا جواب دے دیا ہے اور سب سے آخر میں اقول کہہ کر اپنی حتمی رائے یا نتیجہ اخذ کیا ہے حدیث کی فنی حیثیت کو بھی ذکر کرتے ہیں کہ اس حدیث کو کونسی قسم کہا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ ترجمۃ الباب کو بھی ثابت کرتے ہیں بات کو نہ تو بہت زیادہ طول دیتے ہیں کہ پتہ ہی نہ چلے کہاں سے شروع کیا اور کہاں ختم کیا اور نہ ہی بہت زیادہ اختصار دیتے ہیں کہ سمجھ ہی نہ آئے۔ بلکہ مختصر اور جامع تحریر ہوتی ہے۔

مابعد پر اثرات:

امام کرمانی کی شرح اتنی عمدہ ہے کہ بعد میں آنے والے شارحین نے اس کو بطور مصدر استعمال کیا ہے خواہ وہ عربی شروحات ہوں، فارسی ہوں، اردو ہوں سب ہی ان کے خوشہ چین نظر آتے ہیں۔

عربی شروحات:

اگر ہم عربی شروحات پر شرح کرمانی کے علمی اثرات کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ امام کرمانی کے بعد بخاری کی عربی شروحات کرنے والوں نے اس سے استفادہ کیا ہے جس کی چند مثالیں کچھ اس طرح سے ہیں:

"و قال الکرمانی فان قلت المفہوم من الآیۃ ان مرتکب الشرک لا یغفر لہ انہ یکفر والترجمہ انما ھی فی الکفر لا فی الغفر"[22]

Ibid, 176/1

[22] عمدۃ القاری 1/323

Umdh ālqāry: 1/323

"قال النووی و تبعه الکرمانی علی ان تلک الروایة خطاء ؟ عین توجیه تلک الروایة بان یقال الاول مطلقا"[23]

"قال الکرمانی قوله "انما الاعمال بالنیات " هذا الترکیب یفید الحصر عند المحققین و اختلف فی وجه افادته"[24]

"قال الکرمانی انها فی اکثر الاصول قال ابن حجر بل هی فی بعضها وصوّب العینی قول الکرمانی تعصباً"[25]

عربی حواشی:

اسی طرح عربی حواشی بھی شرح کرمانی سے ہی اکتسابِ فیض کرتے ہیں مثلاً:

- "قال الکرمانی بعضهم الیاء من الافعال یقال ابمنی الامرازا اقننی و احزننی و مراده ان هؤلاء احقر من ان تهتم لهم او تبالی بهم"[26]
- "قاله الکرمانی واجاب بان عدد الدیام المذکورة سبب العرفة جواز القصر فیها واجاب غیره بان المعنی لهم اقامة المفیاة لقصره"[27]
- "و تعقبه الکرمانی بان عزیمة القلب قدر زائد علی اصل القصد "[28]
- "قال الکرمانی فرجع بهاای صاربسب تلک الضغطة یضطرب فؤاده"[29]

فارسی شروحات:

---

[23] احمد بن اسماعیل کورانی، الکوثر الجاری، دار احیاء اتراث العربی، بیروت، 1/46
korāni, Ahmad bin Ismaėl, Al Kausar- Al- jārì Bayrūt : Dar Ihya Al Turāth –al- Arabi 1:46

[24] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2/11
ābn ḥğr ʿsqlāny ftḥ ālbāry dār ālktb ālʿlmyh byrwt, 2/1

[25] شہاب الدین قسطلانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1/132
Qastalanì,Shahab-al-din,Bayrūt: Dar al Kutub al ìlmiyah 1:132

[26] رشید احمد گنگوہی، لامع الدراری، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، کراچی 4/1، حاشیہ 1
Ganguhì, Rashìd Ahmad,Lami-al-dararì(h.M. Saeed company Karachi)1:4

[27] محمد تاودی، حاشیہ تاودی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2007ء، 1/594
Tawudi,Muhammad Hāshiyah Tawudi Bayrūt: Dār al Kutub al ìlmiyah P1:594

[28] شمس الدین شافعی، المجالس الوعظیه، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1/111
Shāfai,Shams al majālis al Waziyah, Bayrūt, Dār al Kutub al ìlmiyah, p:111

[29] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، 1/3، حاشیہ 1
Bukhārì, Sahìh Muhammad bn Ismael (Qadimì Qutab Khāna Karachi)1:3

بخاری کی فارسی شرح بھی کرمانی کے علمی اثرات سے مزین ہے جیسے

"کرمانی گویند میل بخاری ہم باتحاداست"

"کرمانی نقل کردہ کہ از سوق کلام ظاہری شود کہ غلام ابوذر بود"

"کرمانی گوید ظاہر آنست کہ شک از ابن عباس است[30]"

اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوۃ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کرمانی کی شرح سے استفادہ کیا ہے۔

اردو شروحات:

اردو شروحات میں بھی شرح کرمانی کا علمی اثر واضح طور پر نظر آتا ہے جس کی دلیل ذیل کی عبارات ہیں۔

"علامہ محمد بن یوسف کرمانی لکھتے ہیں:

اس عبارت سے امام بخاری، امام ابو حنیفہ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے تمہیں خدمت کے لئے یہ باندی دی ہے تو یہ عاریت ہے حالانکہ حضرت ھاجر کا قصہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہبہ ہے سو یہ حدیث امام ابو حنیفہ پر رد کرتی ہے"[31]

"علامہ کرمانی نے کہا کہ مفترض اگر قیام پر قادر ہو تو اس کے لیے نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں اور اگر بیٹھنے پر قادر ہے تو اس کے لیے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر وہ معذور ہے اور کھڑا ہونے یا بیٹھنے پر قادر نہیں تو بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے سے اس کو قائم سا ثواب ملتا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف ہے اور حدیث میں مذکور حکم متنفل قادر کے لئے ہے"[32]

---

[30] نورالحق محدث دہلوی، تیسر القاری، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ، 1/37

Dehlavi, Nūr-al-Haq, Tesir al Qārì Maktabah al Rashidihay Sirkì Road Quetta,1:37

[31] علامہ غلام رسول سعیدی، نعمۃ الباری، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، 5/423

Saeedi, Ghulām Rasool, Nemat-al-bārì, Farid book stall, Urdu Bazaar, Lahore,5:423

[32] علامہ غلام رسول رضوی، تفہیم البخاری، العلم پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2/225

Rizvi, Ghulām Rasool, Tafhim al bukhārì (Tafheem al bukhari publications Faisal Abad) 2:225

"علامہ کرمانی نے فرمایا چونکہ ابو سلمہ اس وقت موجود نہ تھے جب ابن عمر نے حضرت عمر سے دریافت کیا تھا اس لئے یہ تعلیق ہے"[33]

ماقبل اور ہم عصر شروحات سے تقابل:

کرمانی سے پہلے اور کرمانی کے زمانہ میں جو شروحات لکھی گئیں ان کے ساتھ اگر ہم تقابل کریں تو کرمانی کی افادیت بالکل واضح ہو جاتی ہے مثلاً کرمانی سے پہلے ابن بطال کی شرح موجود تھی اس کو دیکھیں تو نظر آتا ہے کہ ابن بطال شرح کرتے وقت صرف متن ذکر کرتے ہیں سند ذکر ہی نہیں کرتے۔

متن کی مختصر سی وضاحت کرتے ہیں۔

صرفی و نحوی ابحاث نہیں کرتے۔[34]

شرح کرمانی کی طرح ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔

امام کرمانی کے ہم عصر شارحین میں سے ایک ابن رجب حنبلی ہے جنہوں نے فتح الباری کے نام سے بخاری کی شرح کی ہے لیکن انہوں نے شرح میں صرف متن کی مختصر سی تشریح کر دی ہے نہ سند پر بحث کرتے ہیں اور نہ ہی ترجمۃ الباب کو ثابت کرتے ہیں اقوال ائمہ کی طرف بھی نہیں جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی شرح کی تخریج شرح کرمانی کے مقابلے میں بہت ہی زیادہ اچھی ہے۔ فقہی اختلاف کو ضرور مدّ نظر رکھا ہے لیکن کرمانی کے مقابلے میں بہت ہی مختصر شرح ہے۔[35]

کشف المشکل ابن جوزی کی بخاری کی شرح ہے جو کہ امام کرمانی کے ہم عصر ہی ہیں اس میں شرح بہت ہی کم ہے نہ سند پر کوئی بحث ہے اور نہ ہی متن پر کوئی واضح بحث نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو شرح نہیں بلکہ لغت کی کتاب ہی کہا جا سکتا ہے یہ اتنی مختصر ہے کہ اس کے اوپر الگ سے دو حواشی لگا کر اس کی کی ضخامت کو پھیلایا گیا ہے نہایت مختصر شرح ہے اس کے باوجود ابن جوزی کی یہ بہت ہی اچھی کوشش ہے۔[36]

---

[33] مفتی شریف الدین امجدی، نزہۃ القاری، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، 2000ء، 1/524

Amjadì, Shareef ad din, Nuzhat al Qāri, (Farid book stal,Urdu Bazar Lahore) 1:524

[34] ابوالحسن عبد الملک بن بطال مالکی، شرح صحیح بخاری، مکتبہ الرشید، ریاض، 1/10

Ibn al Battāl, Abd-al-Mālik,Sharah Sahih Bukhari Maktabah-al-Rashīdyah 1:10

[35] علامہ ابن رجب حنبلی، فتح الباری، دار ابن الجوزی، ریاض، 1/25

Hanbalī, Ibn-al-Rajab, Fath-al-bāri, Dār-IbnJawzi Riad)1:25

[36] ابن جوزی کشف المشکل دار الکتب العلمیہ 2003ء، 1/37

حاصلِ بحث:

ما قبل الذکر سطور میں امام کرمانی کی شرح "الکواکب الدراری" کے منہج واسلوب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

1۔ امام کرمانی آٹھویں صدی ہجری کے عظیم محدث و محقق تھے۔

2۔ امام کرمانی عقیدہ، حدیث اور فقہ تینوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے تھے۔

3۔ اپنے طبقہ کے علماء میں تمام مذاہب کے عالم، فن اسماء رجال اور فن تاریخ کے عمیق النظر مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔

4۔ امام کرمانی نے عرب و حجاز کے متعدد اساتذہ کرام سے خوشہ چینی کی۔

5۔ بحیثیت استاد تیس سال تک علم کے موتی بکھیرتے رہے۔

6۔ امام کرمانی نے فقہ شافعی کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔

7۔ حدیث کے علم کے علاوہ تفسیر، بلاغت، معانی، منطق، علم کلام، نحو، فقہ پر کتب تصنیف کیں۔

8۔ آپ کی تمام کتب میں "الکواکب الدراری" کو نمایاں مقام حاصل ہے جس سے تقریباً ہر دور سے تاحال اکتسابِ فیض کیا جارہا ہے اور اس کے خوشہ چین ہر صدی میں موجود رہے ہیں۔

9۔ شرح کرمانی کی بعد کی شروحات پر اس کے علمی اثرات اس کے منفرد مقام پر شاہد ہیں۔

10۔ شرح کرمانی حدیث کے علم پر ایک جامع کتاب ہے۔

11۔ آثار صحابہ، فقہاء کرام کے اقوال متعلقہ اور ان کے مستدلات سے مزین منفرد کتاب ہے۔

12۔ کتاب اللہ، سنت، اجماع، صحابہ و تابعین کے آثار متواترہ کے ذریعے ترجیح راجح کی تعین کرتی ہے۔

13۔ اس کتاب کی انفرادیت کردار امام کرمانی نے مقدمہ میں بیان کر دی ہے۔

14۔ یہ اتنا بڑا علمی خزانہ ہے کہ طالب علم کو کامل استاد اور استاد کو کامل شیخ بنا دیتی ہے۔

15۔ مبتدی اور منتھی دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

Jawzi,IbnJawzi, Kashf-al- Mushkil Bayrūt: Dar al-Kutub al ìlmiyah 1:37